بلتستان میں روز افزوں جرائم

کافی عرصے سے امن وسکون کے عادی بلتستانی عوام چوری چکاری کی وارداتوں سے پریشان ہیں ۔ بنیادی طور پر اسلامی سزاؤں کو ترک کرنے سے ہی ہر قسم کے مجرموں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور لوگوں کا امن وسکون غارت ہو جاتا ہے۔

اس پر مستزاد وقتی المیہ یہ ہے کہ امن وتحفظ کے ذمہ دار محکمہ پولیس والے ڈبل تنخواہیں کھا کر خوابِ غفلت میں رہتے ہیں، جس سے چوروں کا دھندا کافی عروج پر پہنچ گیا ہے۔

چوری کی رپورٹ درج کرانے والے شکایت کرتے ہیں کہ پولیس مجرموں کی تلاش میں کوئی سرگرمی نہیں دکھاتی، الٹا چوری سے متاثر شخص کو ہی تنگ کرتی ہے، حتیٰ کہ اسے کہتی ہے کہ تم خود اڑوس پڑوس میں تلاشی لے کر ہمیں مطلع کردو، پھر ہم پکڑ لیں گے۔

اس سرد مہری کی وجہ سے لوگ پولیس کو شکایت پیش کرنے سے ڈرتے ہیں، جس سے ایک تو حکومت کو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ سرکاری اعداد وشمار میں جرائم کی سطح کم نظر آتی ہے اور دوسرا چوروں کو کمائی کا خاصا موقع حاصل ہوتا ہے اور جرائم کی خوب حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

عوام الناس کے مال وجان کی حفاظت حکومت کا اولین فریضہ ہے۔ لہٰذا حکومت پر لازم ہے کہ ذمہ دار محکمے کی کارکردگی پر کڑی نظر رکھ کر اس فریضے کو ٹھیک طرح سرانجام دلانے کی خاطر عملی اقدامات کرنے میں تاخیر سے کام نہ لے۔

تقویٰ کی اہمیت وفوائد قرآن پاک کی روشنی میں

تالیف :استاذ اشرف شعبان ابواحمد(جمهوريه مصر العربية)   ترجمہ وتلخیص :محمود احمد مفکر بلغاری

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے﴿ومن يتق الله يجعل له مخرجا ۞ ويرزقه من حيث لايحتسب...... ومن يتق الله يجعل له من أمره يسرا ۞﴾[الطلاق:١-٤] ''جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا وہ اسے تنگیوں سے نکلنے کا راستہ عطا کرے گا اور ایسی جگہ سے رزق عطا کرے گا جس کے بارے میں اسے گمان بھی نہیں ہوتا''یعنی اللہ اسے دنیا وعقبیٰ کی تنگی سے نکلنے کا راستہ عطا فرماتا ہے اور بلا اندازہ اور زحمت کشِ انتظار بنے بغیر اسے رزق مہیا فرماتا ہے۔ نیز اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:''اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے کام کو آسان بنا دے گا۔''یعنی اس میں سہولت پیدا کرے گا، بہت جلد چھٹکارا دے گا اور کٹھن مراحل سے بچنے کی صورت پیدا کرے گا۔محنت ومشقت کے بغیر کام بن پڑے تو یہ بندے پر اللہ کی مہربانی اور اس کیلئے اللہ کی نعمت گرانمایہ ہے تقویٰ کے طفیل متقی بندے کے تمام امور ومعاملات یکدم طے پاتے ہیں؛ اسے کسی محنت ومشقت کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں ہوتی اور اسے حرکت وعمل میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے اسے مقصد کے حصول پر خوشی ہوتی ہے اسی طرح وہ آرام سے زندگی گزارتے ہوئے اپنے محبوب حقیقی سے جا ملتا ہے۔

امام راغب اصفہانیؒ کے نزدیک تقویٰ سے مراد''انسان کا ہر اس شے سے پرہیز کرنا ہے جسے وہ گناہ تصور کرتا ہے''

امام نوویؒ کے نزدیک اس کا معنیٰ''اللہ پاک کی ناراضگی اور اس کے عذاب سے اپنے آپ کو بچانا ہے''۔

امام جرجانیؒ کے نزدیک تقویٰ سے مراد ربِ کائنات کی اطاعت کے طفیل اس کی گرفت سے اپنے آپ کو بچا لینا ہے۔''یعنی اپنے نفس کو مستحقِ عتاب ہونے سے فعلِ طاعت اور ترکِ معصیت کے ذریعے محفوظ رکھنا عین تقویٰ ہے۔ جو اپنے نفس کو ہر اس شے سے محفوظ نہ رکھے جسے وہ گناہ سمجھتا ہے تو وہ متقی نہیں ہو سکتا۔ جو اپنی آنکھوں سے محارمِ الٰہی کا مشاہدہ کرے یا اپنے کانوں سے غضب الٰہی کو دعوت دینے والی باتیں سن لے یا ہاتھ میں ایسی چیز پکڑے جو اللہ کریم کی ناراضگی کا باعث ہو یا ایسی جگہ چلا جائے جس سے اللہ نے منع کر رکھا ہے تو یقین جانیں اس نے اپنے نفس کو گناہوں سے محفوظ نہیں رکھا، اور جو حکمِ الٰہی کی مخالفت کرتا ہے اور منہیات سے روگردانی نہیں کرتا پس وہ صفِ متقین سے خارج ہے ۔متعدد نصوص اس بات پر دلالت کناں ہیں کہ تقویٰ اسبابِ رزق میں شمار ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ پاک کا ارشاد ہے﴿ومن يتق الله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لايحتسب﴾(الطلاق : ۲.۳)''اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جس کا

اسے گمان بھی نہیں ہوتا'' شرط یہ ہے کہ آدمی تقویٰ سے ہم کنار ہو پس اللہ متقی کو دو چیزوں کے ذریعے صلہ دیتا ہے:

۱۔ ﴿یجعل له مخرجا﴾ ''اسے تنگی سے نکلنے کا راستہ دے گا''، یعنی حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے بقول: ''دنیا و آخرت کی تمام تنگیوں سے نجات دے گا۔

۲۔ ﴿ویرزقه من حیث لایحتسب﴾ اور ایسی جگہ سے اسے رزق دے گا جس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں غم سے نجات کے متعلق قرآن پاک کی سب سے بڑی آیت ﴿ومن یتق اللہ یجعل له مخرجا﴾ ہے۔ پس جو رزق میں وسعت کا آرزومند ہو اور عیش و عشرت سے بھرپور زندگی کا مشتاق ہو اسے ضروری ہے کہ وہ دامنِ تقویٰ کو تھام لے، اللہ کے احکام بجالائے اور مستحقِ سزا ہونے سے اپنے نفس کو فعلِ طاعت اور ترکِ معصیت کے ذریعے محفوظ رکھے دینِ الٰہی میں تقویٰ کا بڑا مقام اور بڑی جگہ ہے اس کی اللہ نے ہر امت کو تاکید کر رکھی ہے۔ اللہ ارشاد فرماتا ہے ﴿ولقد وصینا الذین اوتوا الکتاب من قبلکم وإیاکم أن اتقوا اللہ﴾ [النساء: ۱۳۱] ''جن لوگوں کو تجھ سے پہلے کتاب دی گئی تھی ان کو بھی ہم نے تاکید ہی کی ہے اور تمہیں بھی یہی تاکید ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو''

تقویٰ کے متعلق مزید آیتیں ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ ﴿یأیها الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ۞﴾ [البقرۃ: ۱۸۳] ''اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا؛ تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔''

۲۔ ﴿ولکم فی القصاص حیوٰۃ یاأولی الألباب لعلکم تتقون ۞﴾ [البقرۃ: ۱۲۹] ''اور تمہارے لیے قصاص میں زندگانی ہے اے عقل والو؛ تاکہ تم پرہیزگار بنو۔''

۳۔ ﴿کذٰلک یبین اللہ آیاته لعلهم یتقون ۞﴾ [البقرۃ: ۸۷] ''اسی طرح اللہ اپنی نشانیاں وضاحت سے بیان فرماتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار بن جائیں۔'' پس تقویٰ جس بشر کے دل میں اپنا نشیمن بنا لے اسے کسی محافظ یا محاسب کی ضرورت نہیں ہوتی، تقویٰ ہی اسے ہر نیکی کی طرف راغب کرے گا' احتسابِ نفس پر اکسائے گا اور ہر برائی سے بچائے گا۔ اللہ نے تقویٰ کو اپنی ذاتِ عالی سے قربت یا دوری کی کسوٹی بنا رکھا ہے؛ متقی ہی اللہ سے قریب اور تقویٰ نہ ہو تو اللہ سے بعید ہے۔

۴۔ ﴿إن أکرمکم عند اللہ اتقاکم﴾ [الحجرات: ۱۳] ''بے شک تم میں سے اللہ کے ہاں سب سے زیادہ عزیز وہ ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہے۔''

۵۔ ﴿وتزودوا فإن خیر الزاد التقوی﴾ [البقرۃ: ۱۹۷] ''اور زادِ راہ لے لو، پس بے شک بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔''

۶۔ ﴿ یبنی آدم قد أنزلنا علیکم لباسا یواری سواتکم وریشا ولباس التقوی ذلک خیر ﴾ [الاعراف: ۲۶] ''اے بنی آدم تحقیق ہم نے تم پر پوشاک اتاری تا کہ تمہارا ستر ڈھانپ لے اور تمہارے بدن کو زینت دے اور پرہیزگاری کا لباس سب سے اچھا ہے۔'' تقویٰ عالم آب وگل کا سب سے خوبصورت زیور ہے۔

۷۔ ﴿ ألا إن أولیاء اللہ لاخوف علیهم ولاهم یحزنون ۞ الذین امنوا وکانوا یتقون ۞ ﴾ [یونس: ۶۲-۶۳] ''سن لو جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور تقویٰ پر قائم رہے۔'' قرآن عزیز سوائے پرہیزگاروں کے کسی دوسرے کی راہنمائی سٹیٹ لائن کی طرف نہیں کرتا۔

۸۔ ﴿إنما یتقبل اللہ من المتقین ۞ ﴾ [المائدہ: ۲۷] ''بے شک وہ پرہیزگاروں کے اعمال کو ہی قبول فرماتا ہے''

۹۔ ﴿أفمن أسس بنیانه علیٰ تقویٰ من اللہ ورضوان خیر أمن أسس بنیانه علیٰ شفا جرف هار فانهار به في نار جهنم ﴾ [التوبة: ۱۰۹] ''بھلا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد خوفِ الٰہی پر رکھی بہتر ہے یا وہی جس نے اپنی عمارت کی بنیاد گر جانے والی گھاٹی کے کنارے پر رکھی پھر پس وہ اس کو آتشِ دوزخ میں لے گری۔'' لہٰذا ہر وہ تاسیس جس کی بنیاد تقویٰ پر نہ رکھی گئی ہو وہ مؤسس سمیت جہنم میں جائے گا۔

۱۰۔ صحیفہ ہدایت جسے فرقان بھی کہا جاتا ہے نوعِ انسانی کیلئے حق کے متعلق آگاہی فراہم کرنے کا ذریعہ ہے۔ کوئی بداندیش اس پر دست درازی نہیں کرسکتا، نہ باطل اسے نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ پاک نے اٹھا رکھی ہے۔ بعینہ یہی وعدہ حفاظت اللہ نے ہر صاحبِ تقویٰ کے ساتھ بھی کر رکھا ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے ﴿ یأیها الذین امنوا إن تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا ویکفر عنکم سیئاتکم ویغفر لکم ﴾ [الانفال: ۲۹] ''اگر تم اللہ سے ڈرو گے وہ تمہارے لئے امرِ فارق پیدا کرے گا اور تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا اور تم کو بخش دے گا۔''

۱۱۔ تقویٰ کی بدولت ہی اصلاحِ اعمال کی توفیق نصیب ہوتی ہے: ﴿ یأیها الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا ۞ یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ﴾ [الاحزاب: ۷۰-۷۱] ''اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔ وہ تمہارے اعمال کو درست کرے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا''۔

۱۲۔ تقویٰ کے ذریعے انسان اللہ کی خوشنودی حاصل کرسکتا ہے۔ ﴿ لن ینال اللہ لحومها ولا دماؤها ولکن یناله التقویٰ منکم ﴾ [الحج: ۳۷] ''اللہ کو تمہاری قربانی کا گوشت یا خون ہرگز نہیں پہنچے گا، بلکہ اسے تمہارا تقویٰ مطلوب ہے۔''

۱۳۔ تقویٰ کے ذریعے اصحاب تقویٰ کو قیامت کے دن بہترین صلہ ملے گا، جیسا کہ اللہ فرماتا ہے: ﴿إن المتقین في